عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ستیش راوت
بنام۔
یونین آف انڈیا

26 اگست 2002

ایس راجیند ربابو اور پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹسز۔

ملازمت کا قانون:

کھیلوں کے کوٹے کے تحت تعینات-کا چیلنج- ٹربیونل نے تعیناتی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، محکمہ کو اہلیت کی بنیاد پر امیدواروں کا انتخاب کرنے کی ہدایت جاری کی گئی-اس کے مطابق، ایک اور امیدوار مقرر کیا گیا-متاثرہ امیدواروں کی طرف سے جائزہ اور تازہ درخواستیں مسترد کر دی گئیں-تحریری درخواست بھی عدالت عالیہ نے مسترد کر دی-اپیل پر، قرار دیا گیا، چونکہ مکمل ریکارڈ ٹربیونل کے سامنے نہیں رکھا گیا تھا، اس لیے یہ مناسب نتیجہ نہیں نکال سکا-ان حالات میں، پہلے سے مقرر کردہ، جس کی خدمات ٹربیونل کی ہدایات کی تعمیل میں ختم کر دی گئی تھیں، کو تنخواہ کے مناسب تحفظ کے ساتھ بحال کیا جائے گا، اگر ضرورت ہو تو ایک اضافی عہدہ بنا کر-ساتھ ہی ٹربیونل کی ہدایات کے مطابق کیے گئے دوسرے امیدوار کی تعیناتی بھی متاثر نہ ہو۔

محکمہ کسٹمز نے تحریری امتحان، انٹرویو اور فیلڈ ٹرائل کے انعقاد کے بعد کھیلوں کے کوٹے کے تحت انسپکٹرز کی تقرری کی۔ایک امیدوار کو "فٹ بال" زمرے کے تحت مقرر کیا گیا تھا۔جواب دہندہ نے ٹربیونل کے سامنے الزام لگایا کہ اپیل کنندہ فیلڈ ٹیسٹ میں ناکام ہو گیا تھا، اور پھر بھی اسے مقرر کیا گیا تھا؛ اور جواب دہندہ، اگرچہ فیلڈ ٹیسٹ میں اہل تھا، منتخب نہیں کیا گیا تھا۔ٹربیونل نے اپیل کنندہ کی تقرری کو کالعدم قرار دے دیا اور محکمہ کو ہدایت جاری کی کہ وہ اہلیت کی بنیاد پر انتخاب کرے اور اپیل کنندہ پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ فیلڈ ٹیسٹ میں ناکام ہو گیا تھا۔اس کے مطابق، محکمہ نے ایک اور امیدوار، جواب دہندہ نمبر 3 کا انتخاب کیا۔ناراض، اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر نظر ثانی کی درخواست دائر کی کہ محکمہ نے ٹربیونل کے سامنے متعلقہ ریکارڈ پیش نہیں کیے تھے اور اس لیے اس کے خلاف ایک منفی نتیجہ اخذ کیا گیا تھا۔ٹربیونل نے نظر ثانی درخواست کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی نئی درخواست کو بھی مسترد کر دیا۔عدالت عالیہ میں دائر تحریری درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1.1 ریاست کی طرف سے ٹربیونل کے سامنے دائر کردہ دستاویزات میں فیلڈ ٹیسٹ تک امیدواروں کی

فہرست اہلیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعد میں، فیلڈ ٹیسٹ میں کارکردگی پر ایک رپورٹ آفیشل ٹیم نے کوچ کے ساتھ مل کر پیش کی۔ تقرری کرنے والے اتھارٹی نے اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 3 کا انتخاب کیا۔ اس دوران ٹریبونل نے حکم منظور کیا اور جواب دہندہ نمبر 3 نے اپیل کنندہ کو بے دخل کر دیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اس کے سامنے موجود ریکارڈ کی بنیاد پر جواب دہندہ نمبر 3 اپیل کنندہ کو خارج کرنے پر غور کرنے کا حقدار رہے۔ اگر مکمل ریکارڈ ٹریبونل کے سامنے رکھا جاتا تو اس کے ذریعے مناسب نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا۔ اس معاملے میں پیدا ہونے والی گڑبڑ کے لیے محکمہ مکمل طور پر قابل مذمت ہے۔ (674-بی-ڈی؛675-اے)

1.2. محکمہ کی طرف سے پہلے کیے گئے انتخاب کے مطابق، اپیل کنندہ نے تقریباً 8 سال اور 1/2-7 ماہ تک کام کیا تھا سوائے ایک مخصوص مدت کے وقفے کے۔ اپیل کنندہ اب کھیلوں کے کوٹے کے تحت کسی بھی عہدے کے انتخاب کے لیے زیادہ عمر کا ہے۔ ان ریکارڈوں کی بنیاد پر جو اس وقت دستیاب کیے گئے تھے جب ٹریبونل نے حکم منظور کیا تھا، اپیل کنندہ کو محکمہ کی طرف سے غور سے خارج کر دیا گیا تھا اور خود ہی نمبر حاصل کرنے میں اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 3 کے درمیان فرق ظاہر کرنا زیادہ نہیں ہے کیونکہ دونوں نے تحریری امتحان میں ایک نمبر کے فرق کے ساتھ تقریباً ایک جیسے نمبر حاصل کیے تھے اور انٹرویو میں بڑا مارجن تھا۔ جہاں تک فیلڈ ٹیسٹ کا تعلق ہے، اس کے نتائج امیدواروں کی اہلیت کے حوالے سے زیادہ واضح نہیں تھے کیونکہ اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 3 فٹ بال کے کھیل میں دو مختلف زمروں میں آتے تھے جس کے لیے محکمہ کھلاڑیوں کی بھرتی کرنا چاہتا تھا۔ مذکورہ بالا کے پیش نظر، اپیل کنندہ کی تقرری جائز ہے۔ (674-ای-جی)

2. مقدمے کے حالات میں ٹریبونل کی ہدایت کے مطابق جواب دہندہ نمبر 3 کی تقرری میں خلل نہیں ڈالا جانا چاہیے، اور محکمہ کے لیے اپیل کنندہ کو ایک عہدہ فراہم کرنا مناسب ہوگا اور اگر ایسا عہدہ دستیاب نہیں ہے تو اسے اضافی بنیاد پر بنایا جائے گا جسے باقاعدہ خالی ہونے پر جذب کیا جائے گا۔ تاہم، اپیل کنندہ اس مدت کے لیے کسی بھی مالی فوائد کا حقدار نہیں ہوگا جب اس نے کام نہیں کیا تھا۔ اس کا تقرر اس عہدے پر اس بنیاد پر کیا جائے جس پر اسے اصل میں مقرر کیا گیا تھا اور اسے اضافہ کے واجب فوائد دیے جائیں اور اس کی تنخواہ کا پیمانہ اس کی ملازمت سے فارغ ہونے کے وقت حاصل ہونے والی آخری تنخواہ کی بنیاد پر مناسب طریقے سے طے کیا جائے۔ (675-بی،سی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 2001 کی دیوانی اپیل نمبر 133۔

2000 کے سی۔ ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 15858 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 21.11.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے وی وشوناتھن، آر کے مہیشوری، محترمہ ریتو راستوگی اور رشی مہیشوری۔

جواب دہندہ کے لیے راجو رامچند رن اور پی پی ملہوترا، برج کشور مشرا، محترمہ اپرنا جھا، کے این ناگپال، راجیو نندا اور بی کے پرساد۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیندر بابو، جسٹس : کسٹمز کلکٹوریٹ، چندی گڑھ کی طرف سے کھیلوں کے کوٹے کے تحت انسپکٹرز کی

بھرتی کے لیے ایک اشتہار جاری کیا گیا تھا۔فٹ بال کے زمرے کے لیے دو آسامیاں مختص کی گئیں۔شرکاء کو انگریزی، ریاضی اور عمومی علم میں تحریری امتحان دینا تھا اور تحریری امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد امیدواروں کو انٹرویو کا سامنا کرنا پڑا اور فیلڈ ٹرائلز سے بھی گزرنا پڑا۔4.6.1992 پر موصول ہونے والی کل درخواستوں میں سے 24 امیدواروں نے فیلڈ ٹیسٹ کے لیے رپورٹ کیا اور یہ بتایا گیا کہ ہم سے پہلے اپیل کنندہ نے بھی حصہ لیا تھا لیکن وہ اس میں ناکام رہا تھا۔تاہم، اسے منتخب کیا گیا اور انسپکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا، جبکہ جواب دہندہ نمبر 3 جس نے تحریری امتحان کے ساتھ ساتھ فیلڈ ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی حاصل کی تھی، کا انتخاب نہیں کیا گیا۔انہوں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، چنڈی گڑھ بنچ (جسے اس کے بعد 'ٹریبونل' کہا جاتا ہے) کے سامنے ایک اصل درخواست دائر کی۔6.6.2000 پر دیے گئے ایک حکم کے ذریعے ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی تقرری کو کالعدم قرار دے دیا اور محکمہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ ریکارڈ کی جانچ کرے کہ کون سے امیدوار زائد قابل تھے اور چونکہ اپیل کنندہ فیلڈ ٹیسٹ میں ناکام ہو گیا تھا اس لیے اس کے نام پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کے بعد جواب دہندہ نمبر 3 کو منتخب کر کے انسپکٹر مقرر کیا گیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے ٹریبونل کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی گئی تھی۔اس درخواست میں کہا گیا تھا کہ محکمہ نے اپیل کنندہ کے انتخاب سے متعلق متعلقہ ریکارڈ کو جان بوجھ کر روک دیا تھا اور چونکہ محکمہ متعلقہ ریکارڈ فراہم کرنے کے قابل نہیں تھا، اس لیے ان کے خلاف منفی نتیجہ اخذ کیا گیا تھا اور جواب دہندہ نمبر 3 نے 1998 تک کارروائی میں حصہ نہیں لیا تھا۔ٹریبونل کے سامنے یہ بنیاد رکھی گئی کہ شری منجیت سنگھ کو کھیلوں کے کوٹے کے خلاف منتخب کیا گیا تھا۔کہ محکمہ جواب دہندہ نمبر 3 کے انتخاب کا جواز پیش کر رہا تھا اور فیلڈ ٹرائلز کے نتائج کو اس بنیاد پر روک رہا تھا کہ وہ متعلقہ نہیں تھے۔ٹریبونل کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ چونکہ وہ نئی بنیاد لے کر آرہے ہیں، اس لیے جائزہ جائز نہیں تھا۔اسی طرح کی ایک اور درخواست دائر کی گئی تھی، جسے بھی مسترد کر دیا گیا تھا۔اس کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری درخواست دائر کی گئی، جسے مسترد کر کے یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے ہمارے سامنے دائر کی گئی ہے۔

انٹرویو میں اپیل کنندہ نے 62 نمبر حاصل کیے تھے، جبکہ جواب دہندہ نمبر 3 نے 48 نمبر حاصل کیے تھے۔تحریری امتحان میں اپیل کنندہ نے 79 نمبر حاصل کیے تھے، جواب دہندہ نمبر 3 نے 80 نمبر حاصل کیے تھے اور فیلڈ ٹیسٹ میں اپیل کنندہ نے 203 نمبر حاصل کیے تھے، جبکہ جواب دہندہ نمبر 3 نے 212 نمبر حاصل کیے تھے۔اب ہمارے سامنے جو مقدمہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ گول کیپر ہے، جبکہ جواب دہندہ نمبر 3 ڈیپ ڈیفنڈر تھا۔یہ کہا گیا ہے کہ فیلڈ ٹیسٹ میں شرکت کرنے والے امیدواروں کی فہرست اہلیت تیار کی گئی تھی؛ کہ ریاست کی طرف سے ٹریبونل کے سامنے دائر کردہ دستاویزات میں فیلڈ ٹیسٹ تک امیدواروں کی مذکورہ فہرست اہلیت کا ذکر کیا گیا تھا؛ کہ گول کیپر کے زمرے میں اپیل کنندہ نمبر 7 و دیگر امیدوار سشیل کمار کو رینک نمبر 10 دیا گیا تھا۔کہ بعد میں، فیلڈ ٹیسٹ میں کارکردگی کے بارے میں ایک رپورٹ سرکاری ٹیم نے کوچ کے ساتھ مل کر پیش کی تھی اور انسپکٹر کے عہدے کے لیے دوسری فہرست میں نامزد پہلے 6 امیدواروں کا ذکر کیا گیا تھا؛ کہ فٹ بال کے کھیل کے لیے محکمہ کی ضرورت کے مطابق، دوسری فہرست میں کوئی گول کیپر مختصر فہرست نہیں تھا؛ تاہم، دونوں فہرستیں انتخابی کمیٹی کے مشاہدے کے لیے پیش کی گئیں۔تقرری کرنے والے اتھارٹی نے اپیل کنندہ اور شری منجیت سنگھ کا انتخاب کیا۔ٹریبونل کے حکم

منظور کرنے کے بعد جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا، جواب دہندہ نمبر 3 نے اپیل کنندہ کو بے دخل کر دیا۔

محکمہ کی طرف سے دائر جائزے کی درخواست میں یہ خاص طور پر واضح کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ اور دیگر امیدواروں کے انتخاب کے ریکارڈ جو 93-1992 میں کھیلوں کے کوٹے کے خلاف منتخب کیے گئے تھے اب قابل سراغ تھے۔; محکمہ کی طرف سے کیے گئے انتخاب کے مطابق اپیل کنندہ نے 1.9.1992 سے 7.6.2001 تک تقریباً 8 سال اور 7 ماہ تک کام کیا تھا سوائے 1.12.2000 سے 12.1.2001 تک کے وقفے کے۔اب وہ کھیلوں کے کوٹے کے تحت کسی بھی عہدے کے انتخاب کے لیے زیادہ عمر کا ہے۔ان ریکارڈوں کی بنیاد پر جو اس وقت دستیاب کیے گئے تھے جب ٹریبونل نے حکم منظور کیا تھا، اپیل کنندہ کو غور سے خارج کر دیا گیا تھا اور خود ہی نمبر حاصل کرنے میں اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 3 کے درمیان فرق ظاہر کرنا زیادہ نہیں ہے کیونکہ دونوں نے تحریری امتحان میں ایک نمبر کے فرق کے ساتھ تقریباً ایک جیسے نمبر حاصل کیے تھے اور انٹرویو میں بڑا مارجن تھا۔اب تک؛ جہاں تک فیلڈ ٹیسٹ کا تعلق ہے، اس کے نتائج امیدواروں کی اہلیت کے حوالے سے زیادہ واضح نہیں تھے کیونکہ اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 3 دو مختلف زمروں میں آتے تھے، ایک گول کیپر کے طور پر اور دوسرا ڈیپ ڈیفنڈر کے طور پر۔اس بنیاد پر، اپیل کنندہ کی تقرری جائز ہے۔

جواب دہندہ نمبر 3 اپیل گزار کو بے دخل نہیں کر سکتا تھا لیکن ٹریبونل کے حکم کے لیے۔ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اس کے سامنے موجود ریکارڈ کی بنیاد پر، وہ اپیل کنندہ کو خارج کرنے پر غور کرنے کا حقدار ہے۔اگر مکمل ریکارڈ ٹریبونل کے سامنے رکھے جاتے تو مناسب نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا۔اپیل کنندہ کی تقرری پر پیدا ہونے والی گڑبڑ اور اس کی مناسب طریقے سے حمایت نہ کرنے اور جواب دہندہ نمبر 3 کی تقرری کے لیے محکمہ مکمل طور پر قابل مذمت ہے۔اگر اب جواب دہندہ نمبر 3 کو اپیل کنندہ نے بے دخل کر دیا ہے، تو اسے اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

مقدمے کے حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ ٹریبونل کی ہدایت کے مطابق جواب دہندہ نمبر 3 کی تقرری میں خلل نہیں ڈالنا چاہیے۔تاہم، معاملے کے عجیب وغریب حقائق میں جواب سامنے آتے ہیں، محکمہ کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ کو ایک عہدہ فراہم کرے اور اگر ایسا عہدہ دستیاب نہیں ہے تو اسے اضافی تعداد کی بنیاد پر بنایا جائے گا جسے باقاعدہ خالی ہونے پر جذب کیا جائے گا۔تاہم، اپیل کنندہ اس مدت کے لیے کسی بھی مالی فوائد کا حقدار نہیں ہوگا جب اس نے کام نہیں کیا تھا۔اسے اس عہدے پر اس بنیاد پر مقرر کیا جائے جس پر اسے اصل میں 1992 میں مقرر کیا گیا تھا اور اسے اضافے کے واجب فوائد دیے جائیں اور اس کی تنخواہ کا پیمانہ اس کی ملازمت سے فارغ ہونے کے وقت حاصل ہونے والی آخری تنخواہ کی بنیاد پر مناسب طریقے سے طے کیا جائے۔

ان ہدایات کے تابع، اپیل کنندہ کا تقرر آج سے تین ماہ کی مدت کے اندر کیا جائے۔اپیل اسی کے مطابق قابل قبول ہے۔بنا اخراجات کے۔

ایس۔کے۔ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document